خطبہ جمعہ

بعنوان

مسئلہ باغِ فدک کی حقیقت

اور

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے فضائل

سلسلة منبر الحكمة

183

بتاریخ: 7 فروری 2020

بمطابق: ۱۲ جمادی الثانی ۱٤٤۱ ھج

به اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ [البينة: 8]

''اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے۔''

مسئلہ باغِ فدک کی حقیقت

1...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ))

''ہم (انبیاء) کی وراثت نہیں ہوتی، جو ہم چھوڑ جائیں؛ وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

صحیح البخاری: 3093 ۔ صحیح مسلم: 1757 ۔ سنن أبی داود: 2963 ۔ سنن النسائی: 4148 ۔ مسند أحمد: 9 ۔ صحیح ابن حبان: 6607 ۔ صحیح ابن خزیمة: 2353 ۔ مسند البزار: 2 ۔ مصنف عبد الرزاق: 9772 ۔ مسند أبی یعلی: 2 ۔ المعجم الأوسط للطبرانی: 1806 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 12782

2...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ازواجِ مطہرات کو بھی علم تھا[صحیح البخاری: 3093 ، 4034]اور ان کے علاوہ تمام کبار صحابہ، یعنی سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا عباس، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف، سیدنا زبیر اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی اس سے واقف تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان صحابہ کرام کو مخاطب کر کے پوچھا تھا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''ہم (انبیاء) کی وراثت نہیں ہوتی، جو ہم چھوڑ جائیں؛ وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' سب نے جواب دیا: یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے دوبارہ پوچھا: ''ہم (انبیاء) کی وراثت نہیں ہوتی، جو ہم چھوڑ جائیں؛ وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا تھا۔

صحیح البخاری: 4034 ، 3094 ۔ صحیح مسلم: 1757

3 ...... نبی کریم ﷺ کی جب رحلت ہوئی تو آپ ﷺ خیبر کا خمس، باغِ فدک اور مدینہ میں موجود کچھ مال چھوڑ کر گئے۔

4 ...... آپ ﷺ کی وفات کے بعد وارث بننے والے یہ لوگ تھے: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور ازواجِ مطہرات۔

5 ...... نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو یہ مال ان کے پاس آ گیا۔

6 ...... اگر یہ مال کسی عام آدمی کا ہوتا تو یوں تقسیم ہونا تھا: آدھا حصہ بیٹی کو ملتا، آٹھواں حصہ بیویوں کو اور باقی سارا عصبہ کے طور پر چچا کو۔

7 ...... اسی کے پیشِ نظر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ رسولِ کریم ﷺ کی میراث کو تقسیم کیا جائے۔

8 ...... لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا حدیثِ رسول سنا کر کہا: نبی ﷺ کے اپنے فرمان کے مطابق یہ مال وراثت نہیں بلکہ صدقہ ہے، جو بیت المال میں جمع ہوگا۔

9 ...... اس پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان سے ناراض ہو گئیں اور انہیں چھوڑ دیا، اور وفات تک چھوڑے رکھا۔[صحیح البخاری: 3093]

10 ...... چھوڑے رکھنے سے مراد یہ نہیں ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے قطع تعلقی کر لی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدہ خاتونِ جنت نے دوبارہ ان سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی یہی مفہوم بیان کیا ہے۔[فتح الباری: 6/ 202]

11 ...... اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑ گئی تھیں تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور آپ کی عیادت کی اجازت چاہتے ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آجائیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے اور انہیں راضی کرتے رہے، اور فرمایا:

وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ الدَّارَ وَالْمَالَ وَالْأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ إِلَّا ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَمَرْضَاةِ رَسُولِهِ وَمَرْضَاتِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

''اللہ کی قسم! میں نے گھر بار، مال و دولت، اہل وعیال اور خاندان کو صرف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور اے اہلِ بیت! آپ کی خوشنودی کی خاطر ہی چھوڑا ہے۔''

یہ سن کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان سے راضی ہو گئیں۔

[حسن بإسناد صحيح] السنن الكبرى للبيهقي: 12735

12......اس کا مطلب ہے کہ جو ناراضی تھی وہ وفات سے پہلے ہی ختم ہو گئی تھی۔ چنانچہ ''وفات تک چھوڑے رکھا'' سے مراد یہی ہے کہ سیدہ خاتونِ جنت نے دوبارہ وراثت کے سلسلے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کی۔

13......حقائق کے دشمن بعض لوگوں نے یہ جھوٹ بھی پھیلایا ہے کہ جب سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کا جنازہ پڑھا کر رات ہی رات دفن کر دیا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضی کے باعث سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع بھی نہیں دی، تاکہ وہ ان کے جنازے میں شریک نہ ہو سکیں۔ یہ روایت منقطع ہے، کیونکہ یہ امام زہری رحمہ اللہ کا قول ہے جس کی سند بھی مذکور نہیں ہے، اور منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيسَ فِي الخَبَرِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ أَبَا بَكرٍ لَمْ يَعْلَمْ بِمَوتِهَا وَلَا صَلّٰى عَلَيهَا وَلَا شَاهَدَ جَنَازَتَهَا ، بَلِ اللَّائِقُ بِهِمْ الْمُنَاسِبُ لِأَحْوَالِهِمْ حُضُورُ جَنَازَتِهَا وَاغْتِنَامُ بَرَكَتِهَا ، وَلَا تَسْمَعْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

أَكَاذِيبَ الرَّافِضَةِ الْمُبْطِلِينَ الضَّالِّينَ الْمُضِلِّينَ.

''اس روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا علم نہیں ہوا، آپ نے سیدہ کا جنازہ نہیں پڑھا اور نہ جنازے میں حاضر ہوئے، بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لائق اور شایانِ شان یہی ہے کہ وہ سیدہ کے جنازے میں شریک ہوئے تھے اور ان کی برکت سے مستفید ہوئے تھے۔ روافض کی بہتان بازیوں پر مت جایئے کہ وہ تو باطل پرست، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔''

المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم: 3/ 569

14......واضح رہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: ''اہلِ بیت کے اخراجات اسی سے پورے کیے جائیں گے۔ اللہ کی قسم! میں دورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولاتِ صدقہ میں تبدیلی نہیں کروں گا بلکہ انہیں اسی طرح جاری رکھوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر گئے۔'' اس کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت اور مرتبے کے اقراری ہیں۔'' اس کے بعد انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اہلِ بیت کی قرابت داری اور ان کے حقوق کا تذکرہ کیا، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں سے حسن سلوک مجھے اپنے عزیز و اقارب سے زیادہ عزیز ہے۔''

صحيح البخاری: 3711، 3712 ۔ صحيح مسلم: 1758

15......ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی واضح الفاظ میں صراحت فرمائی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَاءَتْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: مَنْ يَرِثُكَ؟ قَالَ: أَهْلِي وَوَلَدِي، قَالَتْ: فَمَا لِي لَا أَرِثُ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((إِنَّـا لَا نُورَثُ)) وَلٰكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُولُهُ، وَأُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلَيْهِ.

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور پوچھا: آپ کا وارث کون بنے گا؟ انہوں نے فرمایا: میری بیوی اور بچے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: تو پھر میں نبی ﷺ کی وارث کیوں نہیں بن سکتی؟ انہوں نے کہا: اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''ہم (انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔'' اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان سب کی کفالت کرتا رہوں گا جن کی کفالت نبی کریم ﷺ کیا کرتے تھے اور میں ان سب کو خرچ فراہم کروں گا جنہیں نبی ﷺ خرچ فراہم کیا کرتے تھے۔

[حسن] السنن الکبری للبیہقی: 12741

16...... نیز سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ))

''میرے ورثاء درہم و دینار کی تقسیم میں نہ پڑیں، بلکہ میری ازواج کے نان و نفقہ اور اس کے منتظم کی مزدوری سے بچا ہوا مال صدقہ ہوگا۔''

صحیح البخاری: 2776، 3096، 6729 ۔ صحیح مسلم: 1760

17...... اہلِ تشیع کا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غاصب کہنا اس لحاظ سے بھی چنداں حیثیت نہیں رکھتا کہ انہوں نے وہ مال نہ اپنے تصرف میں لایا، نہ اپنے قبضے میں کیا اور نہ اپنے اہلِ خانہ اور قرابت داروں پر خرچ کیا، بلکہ خلیفہ ہونے کے ناتے بہ طورِ امانت اپنے پاس رکھا اور یہ امانت آپ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس منتقل ہوگئی، ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ باغ بہ طورِ امانت آ گیا۔

18...... پھر ایسا بھی نہیں ہے کہ اس باغ سے اہلِ بیت کو محروم ہی کر دیا گیا تھا، جیسا کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روافض یہ غلط فہمی پھیلاتے ہیں، بلکہ اس باغ کی آمدنی باقاعدہ اہلِ بیت کو دی جاتی تھی اور ان پر خرچ کیا جاتا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طریقہ کار پر ہی عمل پیرا رہے اور اس باغ کی آمدنی اہلِ بیت کو دیتے رہے۔

19...... لطف کی بات یہ ہے کہ اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا تو جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے درست فیصلہ صادر فرماتے ہوئے باغِ فدک کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے حوالے کیوں نہ کیا؟ اس لیے کہ وہ بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو درست سمجھتے تھے، تبھی ان کا فیصلہ برقرار رکھا۔ اور اگر وہ درست نہیں سمجھتے تھے لیکن پھر اپنے دورِ خلافت میں اختیارات ہونے کے باوجود بھی باغِ فدک کو آلِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے نہ کرنے سے کیا مطلب اخذ کیا جائے؟ کیا پھر نعوذ باللہ وہ بھی اس غلط فیصلے میں شریک سمجھے جائیں گے؟ پھر صرف سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی اس کا ذِمے دار کیوں سمجھا جائے؟ لہٰذا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی وہی رائے رکھی جائے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق رکھی جاتی ہے۔

اس سلسلے میں ایک دِلچسپ قصہ ملاحظہ کیجیے۔ ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی ہاشمی سفاح ایک دن خطبہ دے رہے تھے تو دورانِ خطبہ آلِ علی رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: امیر المومنین! ظالم کے خلاف میری مدد کیجیے۔ خلیفہ نے پوچھا: تم پر کس نے ظلم کیا ہے؟ اس نے کہا: میں آلِ علی سے ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فدک نہ دے کر مجھ پر ظلم کیا ہے۔ خلیفہ نے پوچھا: کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس ظلم پر ڈٹے رہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ خلیفہ نے پوچھا: ان کے بعد کون خلیفہ بنا؟ اس نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پوچھا: کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی اس ظلم پر قائم رہے؟ وہ بولا: جی ہاں۔ خلیفہ نے پوچھا: ان کے بعد خلافت کس کے پاس آئی؟ اس نے کہا: عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس۔ پوچھا: کیا انہوں نے بھی اس ظلم کو جاری رکھا؟ وہ کہنے لگا: ہاں جی۔ خلیفہ نے پوچھا: ان کے بعد مسند خلافت پر کون براجمان ہوئے؟ اب وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اور بھاگنے کی کوشش کرنے لگا۔

تلبیس ابلیس، ص: 153

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

20 ......عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس صدقے کا انتظام سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں بھی رہا۔ انہوں نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو اس میں شریک نہیں کیا بلکہ خود ہی اس کا انتظام سنبھالے رکھا۔اس کے بعد یہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے زیرِ انتظام آیا، پھر سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے انتظام میں رہا۔ پھر امام علی بن حسین رحمہ اللہ اور امام حسن بن حسن رحمہ اللہ کی نگرانی میں رہا۔ وہ اسے استعمال کرتے رہے۔ پھر یہ مال امام زید بن حسن رحمہ اللہ کے پاس آ گیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ ہو گیا تھا۔

صحیح البخاری: 4034

21 ......بعض لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تنقیص کے لیے یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سیدنا مِسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِی)).

”فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، سو جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔“

صحیح البخاری: 3767 ۔ صحیح مسلم: (49) 2449

وہ کہتے ہیں کہ چونکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چونکہ ناراض کر دیا تھا، اس لیے وہ اس وعید کا مصداق ٹھہرتے ہیں۔

حالانکہ ان کی یہ بات بالکل غلط اور بے محل ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے متعلقہ ایک واقعے کے بارے میں تھا۔ وہ واقعہ آپ بھی ملاحظہ کیجیے:

أَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِی جَهْلٍ ، وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَالِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ ، فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ ، وَهٰذَا عَلِیٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِی جَهْلٍ ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي، فَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا، وَإِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)) قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان کے عقد نکاح میں تھیں۔ چنانچہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے، اسی لیے علی؛ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید ورسالت کی گواہی دیتے سنا (یعنی خطبہ پڑھا)، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امابعد! میں نے اپنی (ایک بیٹی کا) ابوالعاص بن ربیع سے نکاح کیا تو اس نے مجھ سے جو بات کی اس کو سچ کر دکھایا، اور بلاشبہ فاطمہ بنت محمد میرا جگر گوشہ ہے اور میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے۔ اور اللہ کی قسم! یقیناً اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی آدمی کے ہاں کبھی اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔''

صحيح البخاري: 3729 ـ صحيح مسلم: (49) 2449

اس روایت سے ان نام نہاد محبانِ اہلِ بیت کو خوب سمجھ جانا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا سیاق وسباق کیا تھا۔

22 ......غور طلب امر یہ بھی ہے کہ اسلام کی خاطر اپنا سارا مال قربان کر دینے والے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ ، کہ جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھے اتنا فائدہ کسی کے مال نے نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے دیا ہے۔[سنن ابن ماجه: 94 - مسند أحمد: 7446]

ایسی شخصیت کے متعلق بھلا یہ بات کہنا زیادتی نہیں کہ انہوں نے مال کے لالچ میں آ کر وہ باغ سیدہ کو نہیں دیا تھا؟ بلکہ خلیفہ رہتے ہوئے بھی ان کی تنخواہ ایک عام مزدور کے برابر رہی، جبکہ وہ چاہتے تو خوب بڑھا سکتے تھے، مگر جس شخصیت نے رسولِ کریم ﷺ جیسی امام الزاہدین ہستی کے سنگ زندگی گزاری ہو؛ وہ بھلا دُنیوی مال کی چاہت دِل میں کیسے پال سکتا ہے؟

23......اگر یہ مال وراثت ہوتا تو ورثاء میں چونکہ ازواجِ مطہرات بھی شامل تھیں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی بڑی لاڈلی زوجہ تھیں۔ نعوذ باللہ اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں اس مال کی ذرا سی بھی حیثیت ہوتی تو اپنی پیاری بیٹی کو محروم کیوں رکھتے ؟ یعنی باغ کو جب بہ طورِ وراثت بانٹتے تو لازمی بات ہے کہ ان کی صاحبزادی کو بھی اس سے حصہ ملتا۔ لیکن ان کے پیشِ نظر صرف شرعی حکم کا بجا طور پر نفاذ تھا، اس کے سوا کچھ نہیں!

24 ...... یہ بات بھی غور طلب ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے نہ صرف یارِ غار تھے بلکہ سفر وحضر کے بھی ساتھی اور اکثر مواقع پر آپ رسولِ گرامی ﷺ کے ساتھ ہی ہوتے تھے۔ گویا نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر عزیز دوست آپ کا کوئی نہیں تھا۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اپنے سب سے پیارے دوست کے اہلِ خانہ کے ساتھ کوئی ایسا سلوک روا رکھتے جو جائز نہ تھا؟ بلکہ آپ نے نبی ﷺ کی مسلسل رفاقت اور صحبتِ خاص سے یہی سیکھا ہے کہ حق اور عدل کا نفاذ کیا جائے، اگر آپ کے فیصلے کو خلافِ حق قرار دیا جائے تو یہ بالواسطہ ذاتِ رسالت ﷺ پر بھی طعن ہے، کیونکہ رسولِ مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اَلرَّجُلُ عَلٰی دِینِ خَلِیلِهٖ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہی ہوتا ہے۔''

[حسن] سنن أبي داود: 4833 - سنن الترمذي: 2378

رسولِ مکرم ﷺ کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر دِین کا پیروکار کون ہوسکتا ہے؟ چنانچہ ثابت ہوا کہ آپ نے وہی فیصلہ فرمایا جو آپ نے اپنے دوست ﷺ کو جاری کرتے دیکھا تھا۔

25 ...... نیز اس معاملے کی آڑ میں دانستہ و نادانستہ طور پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بددعا والی جھوٹی بات منسوب کرکے ان کے زہدوتقویٰ پرداغ لگانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ نعوذ باللہ جنت کی شہزادی دنیا کے اس حقیر سے مال کی وجہ سے اپنے بابا کے محبوب دوست کو بددعا دیں گی؟

26 ......سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب نبی ﷺ کا اس قدر واضح فرمان موجود تھا کہ ''ہم (انبیاء) کی وراثت نہیں ہوتی، جو ہم چھوڑ جائیں؛ وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' تو پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وراثت کی تقسیم کا مطالبہ کیوں کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ سیدہ خاتونِ جنت کو حدیث کا مفہوم سمجھنے میں اجتہادی غلطی لگ گئی، کیونکہ اس دعویٰ میں سیدہ کے ساتھ اہلِ بیت کا کوئی اور فرد شریک نہیں ہوا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سمجھ رہی تھیں کہ زمین کی پیداوار سے حاصل ہونے والا منافع وراثت میں شامل نہیں ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس تھی۔ چنانچہ اس اجتہادی خطا کے باعث یہ سارا معاملہ پیش آیا۔

27 ......اجتہادی خطا ہونا کوئی نقص یا عیب نہیں ہے بلکہ انسان ہونے کے ناتے سے کسی بات کو سمجھنے میں غلطی لگ جانا عین ممکن ہے اور اس سے مبرا صرف اور صرف رسولِ گرامی ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔

28 ...... جیسا کہ پہلے ذِکر ہو چکا ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کا ترکہ 'وراثت' ہوتا تو پھر ورثاء میں ازواجِ مطہرات بھی شامل تھیں۔ اسی وجہ سے ان سے بھی یہی خطا سرزد ہونے لگی تھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیکن پھر انہیں نبی ﷺ کا یہی فرمان یاد آ گیا تو وہ رُک گئیں۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلَا تَتَّقِينَ اللّٰهَ، أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ـ يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ ـ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ، فَانْتَهٰى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ.

''نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے عثمان رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ وہ انہیں اس جائیداد سے آٹھواں حصہ دیں جو رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہ طورِ فے دیا تھا، اور میں انہیں (ازواجِ مطہرات کو) منع کرتی تھی۔ میں نے ان سے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی نہیں ہو؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے ...... آپ ﷺ کی اس سے مراد خود اپنی ذات تھی ...... تاہم آلِ محمد اس مال سے اپنی ضروریات کے مطابق لیتے رہیں گے۔'' جب میں نے ازواجِ مطہرات کو یہ بتایا تو وہ رُک گئیں۔

صحیح البخاری: 4034

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ازواجِ مطہرات کو بھی نبی ﷺ کے اس فرمان کا علم تھا لیکن فراموش ہو گیا تھا۔ جب انہیں یاد دلایا گیا تو وہ بھی سمجھ گئیں اور اس مطالبے سے پیچھے ہٹ گئیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ فدک مالِ وراثت ہرگز نہیں تھا۔

29 ...... سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ انھوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: میں آپ کے خلاف ہر نماز کے بعد بددعا کروں گی۔ یہ روایت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بالکل من گھڑت ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔شیعہ کی کسی بھی معتبر کتاب میں اس کا ذِکر موجود نہیں ہے۔اس روایت کا ماخذ اور مصدر الامامة والسیاسة نامی ایک کتاب ہے جسے اہل السنة کے معروف امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔نہج البلاغہ وغیرہ میں بھی جو اس روایت کو درج کیا گیا ہے وہاں بھی حوالہ اسی مذکورہ کتاب کا دیا گیا ہے۔اس کتاب کی حقیقت یہ ہے کہ امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس نام کی کوئی کتاب تالیف ہی نہیں کی بلکہ کسی رافضی نے لغویات اور گمراہ کن عقائد پر مشتمل یہ کتاب گھڑ کر ان کی طرف منسوب کر دی ہے۔باتیں بھی ایسی کہ خود امام موصوف کا عقیدہ اور رائے ان کے بالکل برعکس ہے۔سو یہ واضح ہوا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بددعا والی بات اس من گھڑت کتاب کے علاوہ کہیں بھی مذکور نہیں ہے، نہ شیعہ کتب میں اور نہ ہی سنی کتب میں۔

30......مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ اس روایت کی سند بھی ذکر نہیں کی گئی، یعنی بالکل ہی بے سند بات۔گویا ایسی بے سروپا بات کہ جس کو معلوم ہی نہ کیا جا سکے کہ کس نے کہی، کس نے سنی اور کس کس نے آگے بیان کی۔اس اُمت کی بربادی ہی اس سے ہوئی کہ من گھڑت باتیں، بے سند روایتیں، رطب و یابس سے بھرپور پلندے اور مبالغہ آمیز قصے کہانیاں آگے بیان ہوتی رہیں، جس سے امت میں انتشار بھی پیدا ہوا اور حقائق تو بالکل ہی مسخ ہو گئے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

صدیق کا تذکرہ خدا کرے!

اللہ تعالیٰ نے ہجرتِ رسول کے تذکرے میں رفیقِ رسول اور یارِ غار جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ قرآنِ کریم میں بیان فرما کر آپ کی فضیلت وعظمت کو ہمیشہ کے لیے تلاوت کا حصہ بنا دیا، فرمایا:

﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[التوبة: 40]

”جب وہ دونوں غار میں تھے اور نبی ﷺ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔“

تین کا تذکرہ ایک ساتھ:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غار میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا تو مجھے (پیچھا کرنے والے) مشرکین کے پاؤں دکھائی دیے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیا تو اس کی ہم پر نظر پڑ جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟)).

”ان دو آدمیوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟“

صحيح البخاري: 4663 ۔ صحيح مسلم: 2381

یعنی مجھے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کا ساتھ حاصل ہے، اس لیے کہ کوئی بھی دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

اظہارِ محبت کا عجب انداز:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟.

”مجھے کسی مال سے کبھی اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ مجھے ابوبکر کے مال سے ہوا ہے۔“ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اور میرا مال آپ ہی کے نہیں ہیں؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح] سنن ابن ماجه: 94 ـ مسند أحمد: 7446

نبی ﷺ کے بعد بہترین شخصیات:

ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بكْرٍ.

''کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس اُمت کی سب سے بہترین شخصیت کا بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

پھر فرمایا:

أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِى بكْرٍ؟ عُمَرُ.

''کیا میں تمہیں ابوبکر ﷺ کے بعد اس اُمت کی سب سے بہترین شخصیت کا بتاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

[إسناده حسن] مسند أحمد: 833

پیکرِ وفا، جود وسخا، محبت ورضا:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ))

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے (نبی کریم ﷺ) کو دُنیا اور آخرت میں سے ایک کو اپنانے کا اختیار دیا، لہٰذا بندے نے اسے اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس ہے (یعنی اُخروی زندگی)۔''

یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ میں نے اپنے دِل میں سوچا کہ اس بزرگ کو کیا ہو گیا ہے یہ رونے لگ گئے ہیں۔ بات تو صرف اتنی سی ہوئی ہے کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اپنانے کا اختیار دیا تو بندے نے آخرت کو اختیار کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیا۔ لیکن مجھے بعد میں سمجھ آئی کہ بندے سے مراد خود رسولِ کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (احوال وحیاتِ رسول سے) ہم سب سے زیادہ باخبر تھے (اس لیے انہوں نے بھانپ لیا اور غمِ فراق میں رونے لگ گئے)۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَبَا بَكْرٍ لاَ تَبْكِ ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهُ))

''ابوبکر! آپ مت روئیں، مجھ پر لوگوں میں سے کسی کے ساتھ اور مال کا اتنا احسان نہیں ہے جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اگر میں اپنی اُمت سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت ومحبت ضرور ہے۔''

صحيح البخاری: 466 ۔ صحيح مسلم: 2382

مسجد نبوی میں صرف ابوبکر کا دروازہ باقی رہے!

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ ، إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ))

''مسجد (نبوی) میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ سب کے دروازے بند کر دیے جائیں۔''

صحيح البخاری: 466

حیاتِ رسول میں ہی امامت کا مقام:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ وَجَدَ خِفَّةً فَخَرَجَ ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِ أَبُو بَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكُصَ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْآيَةِ الَّتِي انْتَهَى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ.

''جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر جب کچھ افاقہ ہوا تو آپ ﷺ تشریف لے آئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے قدموں کی آہٹ محسوس کی تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا، تو نبی ﷺ نے انہیں وہیں کھڑے رہنے کا اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب پہلو میں بیٹھ گئے اور آیت کے اسی حصے سے قرأت شروع کی جہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ختم کی تھی۔''

[صحيح] مسند أحمد: 2055

حرا! ٹھہر جا...... تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے تو پہاڑ نے حرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))

''اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید موجود ہے۔''

اس وقت پہاڑ پر نبی کریم ﷺ، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

صحيح مسلم: 50

دنیا میں ہی جنت کی بشارت:

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((اَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ))، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”نبی (ﷺ) جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور سعد جنتی ہے۔ (پھر سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں (یعنی دسویں وہ خود تھے)۔“

[إسناده صحيح] مسند أحمد: 1631 ـ السنن الكبرى للنسائي: 8210

جنت کے ہر دروازے سے صدا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الجَنَّةِ: يَـا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَـابِ الـصَّلاَةِ ، وَمَـنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ))

”جس نے راہِ خدا میں (کسی چیز کا) جوڑا خرچ کیا اسے جنت کے دروازوں سے یوں آواز دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے۔ پھر نمازیوں کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا، مجاہدین کو جہاد کے دروازے سے، روزے داروں کو روزے کے دروازے سے اور صدقہ کرنے والوں کو صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا۔“

یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے آواز دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ))

”ہاں، مجھے اُمید ہے کہ آپ ایسے ہی لوگوں میں سے ہوں گے۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری: 1897 ۔ صحیح مسلم: 1027

نیک کاموں کے خوگر:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز استفسار فرمایا:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟))

''آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟))

''آج تم میں سے جنازے میں کس نے شرکت کی؟''

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟))

''آج تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟''

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا:

((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟))

''آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟''

ابوبکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

''جس آدمی میں یہ خوبیاں جمع ہوں؛ وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب من جمع الصدقة وأعمال البر، ح: 1028

عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((أَبُــو بَــكْــرٍ وَعُــمَــرُ سَيِّــدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْــآخِــرِينَ ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ مَا دَامَا حَيَّيْنِ))

''ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) پہلے اور آخری؛ تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ اے علی! جب تک وہ زندہ رہیں تم انہیں یہ بات مت بتانا۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه: 95 ۔ سنن الترمذی: 3664

نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب:

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

يَــا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) ، قَالَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُوهَا)).

''اے اللہ کے رسول! آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کے ابا جان (یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 3886 ۔ صحیح ابن حبان: 7107 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 14748

اعتماد و یقین اور اپنائیت کا منفرد انداز:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((بَيْــنَــا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا ، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُــخْــلَــقْ لِهٰذَا ، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ الــلّٰــهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ)) ، قَالَ: ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُــمَــرُ)) ، وَمَــا هُــمَا ثَمَّ ، ((وَبَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَلَيْهَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا ، فَطَلَبَهُ فَأَدْرَكَهُ فَاسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ ، قَالَ: يَا هٰذَا ، اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي ، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ)) ، قَالَ: ((فَإِنِّي أُومِنُ بِذَالِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) ، وَمَا هُمَا ثَمَّ.

''ایک شخص گائے کو ہانکنے لیے جا رہا تھا، پھر وہ اس پر سوار ہو گیا اور اسے مارنے لگا، تو اس گائے نے کہا: ہم جانور سواری کرنے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے بلکہ ہمیں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے باتیں کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) اسی طرح ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ اچانک بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہا اس کے پیچھے بھاگا اور اسے پکڑ کر اس سے بکری چھڑا لی، تو بھیڑیے نے کہا: اے آدمی! آج تو یہ بکری تو نے مجھ سے چھڑا لی ہے لیکن درندوں والے دِن اسے کون بچائے گا، جس دِن میرے علاوہ ان کا اور کوئی چرواہا نہیں ہو گا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔''

صحيح البخاري: 3471 ـ صحيح مسلم: 2388

یہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا بہت بڑا اعزاز اور فضیلت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بات بیان فرمائی اور پھر ان دونوں اصحاب کی تصدیق و تائید کو بطورِ گواہی ذِکر کیا، حالانکہ یہ اس وقت وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ یہ ایک خاص اپنائیت کی دلیل ہوتی ہے کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بندہ اپنے کسی رفیق کی عدم موجودگی میں بھی اس کو اپنا ہم خیال اور اپنی رائے سے متفق ظاہر کرے، اور بندہ ایسا فقط اسی کے ساتھ ہی کرتا ہے جس پر اسے بہت زیادہ اعتماد اور یقین کامل ہو۔

ابوبکر سے بڑھ کون ہے؟!

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَأَتَى عُمَرُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ.

"جس وقت رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے تو انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم جانتے نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو امامت کرائیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر تم میں سے کون اپنے آپ کو اس لائق سمجھتا ہے کہ وہ خود کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مقدم کرے؟ تو انصار نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مقدم ہوں۔"

[إسناده حسن] سنن النسائی: 777 ۔ مسند أحمد: 133 ۔ المستدرك للحاكم: 4423

سنت کے سرچشموں کے فضائل جانیں!

ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ جَهِلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ جَهِلَ السُّنَّةَ.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''جو شخص ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی فضیلت سے نابلد ہے؛ وہ سنت سے لاعلم ہے۔''

[إسناده حسن] فضائل الصحابة للدارقطني: 1/ 19

اسلام کے سچے محافظ:

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْلَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ذَهَبَ الْإِسْلَامُ.

''اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام ختم ہو جاتا۔''

[إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٦/ ٤٠٥

امام وکیع رحمہ اللہ نے ایسا اس لیے فرمایا کیونکہ جب نبی کریم ﷺ کی رحلت ہوئی تو بہت سے لوگ مرتد ہو گئے۔ اس وقت فتنۂ ارتداد اس تیزی سے پھیلا کہ اسلام کے نام لیواؤں کے لیے سخت پریشانی کا باعث بن گیا۔ ایسی صورتِ حال میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی تھے جنھوں نے نہایت حکمت، تن دہی اور بروقت فکری و عملی اقدامات کے ذریعے اس فتنے کی بیخ کنی کی اور اسلام کی حفاظت کی۔

چٹان جیسا حوصلہ اور پختہ عزم وہمت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ:

قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، فَنَزَلَ بِأَبِي مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّاسِيَّاتِ لَهَاضَهَا، ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَاشْرَأَبَّ النِّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ، فَوَاللّٰهِ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي نُقْطَةٍ إِلَّا طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَعَنَائِهَا.

''جب نبی ﷺ رحلت فرما گئے تو عرب مرتد ہونے لگے اور مدینے میں نفاق پھیلنے لگا، اگر گڑے ہوئے مضبوط پہاڑوں پر بھی وہ آفتیں اُترتیں جو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میرے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر اُتریں تو انہیں بھی توڑ ڈالتیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں کا اسلام کے بارے میں ایک نقطے کا بھی اختلاف ہو جاتا تو میرے والد پورے اہتمام اور تندہی کے ساتھ وہاں جا پہنچتے۔''

[إسناده صحيح] المطالب العالية: 3/ 252

رحلتِ رسول کے بعد جب قبیلوں کے قبیلے مرتد ہونا شروع ہو گئے تو ان کا سدباب کرنا جتنا ضروری تھا اتنا ہی کٹھن بھی تھا، اور یہ سارا بار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر تھا اور یہ ان کی ہمت اور حوصلہ تھا کہ انہوں نے بڑے ہی اہتمام، تندہی اور خوش اسلوبی سے ان تمام مسائل کو حل کیا۔

یہ بارش جہاں بھی برسی، فائدہ مند ثابت ہوئی:

امام ربیع بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَثَلُ الْقَطْرِ ، أَيْنَمَا وَقَعَ نَفَعَ.

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال بارش کے مانند ہے، کہ جو جہاں بھی برستی ہے فائدہ ہی دیتی ہے۔''

المناقب لابن الجوزی، ص: 106 ۔ الصواعق المحرقة لابن عساکر، ص: 85

خلوص اور صدق و وفا ایک درخشاں باب:

بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَفْضُلِ النَّاسَ بِأَنَّهُ كَانَ أَكْثَرَهُمْ صَلَاةً وَصَوْمًا ، إِنَّمَا فَضَلَهُمْ بِشَيْءٍ كَانَ فِي قَلْبِهِ.

''یقیناً سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں پر ان سے زیادہ نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی بنا پر فضیلت نہیں رکھتے تھے، بلکہ وہ تو صرف اس چیز کے باعث ان پر فضیلت رکھتے تھے جو ان کے دِل میں تھی۔''

إحياء علوم الدين: 1/ 23 ۔ النوادر للحكيم الترمذی، ص: 31

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرانے والی شخصیت:

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اُمیہ کی غلامی سے آزاد کروایا تھا۔ اس وجہ سے آپ کا لقب **عتیق** پڑ گیا تھا، یعنی آزاد کرنے والا اور خود جہنم سے آزاد ہونے والا۔ آپ کی اس عظیم نیکی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

جَزَی اللّٰهُ خَیْرًا عَنْ بِلَالٍ وَصَحْبِهٖ ...... عَتِیقًا وَأَخْزٰی فَاکِهًا وَأَبَا جَهْلِ
عَشِیَّةَ هُمَا فِی بِلَالٍ بِسَوْءَ ةٍ ...... وَلَمْ یَحْذَرَا مَا یَحْذَرُ الْمَرْءُ ذُو الْعَقْلِ
بِتَوْحِیدِهٖ رَبَّ الْأَنَامِ وَقَوْلِهٖ ...... شَهِدْتُ بِأَنَّ اللّٰهَ رَبِّی عَلٰی مَهْلِ
فَإِنْ یَقْتُلُونِی یَقْتُلُونِی وَلَمْ أَکُنْ ...... لِأُشْرِكَ بِالرَّحْمٰنِ مِنْ خِیفَةِ الْقَتْلِ
فَیَا رَبَّ إِبْرَاهِیمَ وَالْعَبْدِ یُونُسَ ...... وَمُوسٰی وَعِیسٰی نَجِّنِی ثُمَّ لَا تُمْلِ
لِمَنْ ظَلَّ یَهْوَی الْغَیَّ مِنْ آلِ غَالِبٍ ...... عَلٰی غَیْرِ بِرٍّ کَانَ مِنْهُ وَلَا عَدْلِ

''اللہ تعالیٰ عتیق کو بلال اور اس کے ساتھیوں کو آزاد کرانے کے حوالے سے بہتر بدلہ دے اور فاکھہ اور ابوجہل کو رُسوا کرے، کہ ایک شام ان دونوں نے بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا اور انہیں ایسا کوئی بھی ڈر نہیں آیا کہ جو ایک عقلمند آدمی کو آسکتا ہے۔ یہ سزائیں صرف اس وجہ سے تھیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اپنے پروردگار کو ایک مانتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا رب بس ایک اللہ ہی ہے۔ اگر یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں لیکن میں موت کے ڈر سے رحمان کے ساتھ شرک کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اے ابراہیم، یونس، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے رب! مجھے نجات عطا فرما، پھر تو آلِ غالب میں سے اس شخص کو مہلت نہ دے جو ضلالت و گمراہی میں دھنس چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گناہ و نافرمانی اور بے عدلی پر قائم ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حلیة الأولیاء لأبی نعیم: 1/ 147 ۔ سیر أعلام النبلاء: 3/ 53

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کا منظوم خراجِ عقیدت:

امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے اسلام کون لایا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا: کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار نہیں سنے:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ...... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ...... بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ ...... وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

”جب تم نے میرے کسی پختہ و معتبر بہادر بھائی کا ذکر کرنا ہو تو اپنے بھائی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ذکر کرو، ان کارناموں کی وجہ سے جو انہوں نے انجام دیے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہترین شخصیت ہیں، ان سب سے زیادی متقی اور عادل شخص ہیں اور جو ذمہ داری ان کو دی گئی تھی اس کو سب سے بہتر طور پر نبھانے والے ہیں۔ وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دوسرے تھے اور آگے آنے والے ہیں، وہ جس اجتماع گاہ میں بھی جلوہ گر ہوئے وہ لائقِ تعریف ہوگئی، اور وہ لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔“

صفة الصفوة لابن الجوزی: 1/ 237

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com